تخریج شدہ

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

کفن کی واپسی

مع رجب المرجب کی بہاریں

رسالہ نمبر: 11

اس رسالے میں

حج ہونے کا مہینہ ــــــــــ ص 4

پانچ بابرکت راتیں ــــــــــ ص 5

رجب کے ایک روزے کی فضیلت ــــــــــ ص 8

دعائیں قبول ہونے کا نسخہ ــــــــــ ص 11

نورانی پہاڑ ــــــــــ ص 17

مکتبۃ المدینہ

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی پاکستان۔ فون 91-90-4921389

شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی، پاکستان، فیکس 4921396

email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کفن کی واپسی مع رجب المرجب کی بہاریں

بصرہ کی ایک نیکی بی بی نے بوقت وفات اپنے بیٹے کو وصیّت کی کہ مجھے اُس کپڑے کا کفن پہنانا جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از انتقال بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا۔ جب قبرِستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اُس نے جو کفن دیا تھا وہ گھر میں موجود ہے اور وصیت کردہ کپڑے اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کفن میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیّت کی تھی) جو رَجب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو اُس کی قبر میں غمگین نہیں رہنے دیتے۔ (نزھۃ المجالس ج اوّل ص ۱۵۵ مطبوعہ مکتبۃ القدس کوئٹہ)

رَجَب کی بہاریں

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب میں فرماتے ہیں، 'رَجب' دراصل تَرجِیْب سے مُشتق (یعنی نکلا) ہے اس کے معنیٰ ہیں، 'تعظیم کرنا'۔ اس کو اَلْاَصَب (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے اَلْاَصَمّ (یعنی سب سے زیادہ بہرا) بھی کہتے ہیں کیوں کہ اس میں جنگ وجدَل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ اسے رَجب بھی کہا جاتا ہے کہ جنت کی ایک نہر کا نام 'رجب' ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس نہر سے وُہی پئے گا جو رجب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ اس ماہ کو شَہرِ رَجْم بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں شیطانوں کو رَجم یعنی سنگ سار کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ایذاء نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَمّ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازِل ہونے کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اُمتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۲۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

رَجَب کے تین حُرُوف

سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ماہِ رَجبُ الْمُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا بات ہے!
مکاشفۃُ القُلوب میں ہے، بزرگانِ دین رحمہم اللہ فرماتے ہیں، 'رَجَب' میں تین حروف ہیں: ر، ج، ب۔
ر سے مُراد رَحمتِ الٰہی عزوجل، ج سے مُراد بندے کے جُرم، ب سے مراد بِر یعنی اِحسان بھلائی۔ گویا اللہ عزوجل فرماتا ہے، میرے بندے کے جُرم کو میری رَحمت اور بھلائی کے درمیان کر دو۔

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا ـــ پَر تُو نے دِل آزُردَہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بَہت کی تجویز ـــ لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

بِیج بونے کا مہینہ

حضرتِ سیِّدُنا علامہ صَفُّوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں، رَجَبُ المُرَجب بیج بونے کا، شَعبانُ الْمُعظَّم آبپاشی کا اور رَمَضانُ المبارک فَصْل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لہٰذا جو رَجَبُ المرجب میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور شَعْبانُ المعظم میں آنسوؤں سے سَیراب نہیں کرتا وہ رَمَضان المبارک میں فصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں، رَجَبُ المُرجب جِسم کو شَعْبَان المُعظم دِل کو اور رَمَضان المبارک رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نزھۃ الجمالس، ج ۱ ص ۱۵۵)

جَنّتی نہر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانِ غیب نشان ہے، 'بے شک جنّت میں ایک نہر ہے جس کا نام رَجَب ہے۔ اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو ماہِ رَجَب میں ایک روزہ رکھے گا اللہ عزوجل اُسے اس نَہر سے سَیراب فرمائے گا۔' (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۶۸ رقم الحدیث ۳۸۰۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عظیمُ الشّان جنّتی مَحَل

تابِعی بُزُرگ سیِّدُنا ابوقِلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رجب کے روزے داروں کیلئے جنت میں ایک عظیم الشان مَحَل ہے۔ (لطائف المَعارِف ابن رجب حنبلی ص ۲۲۸ مطبوعہ دار بن کثیر بیروت)

پانچ با بَرَکت راتیں

حضرتِ سیِّدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے، 'پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دُعا رَد نہیں کی جاتی، (۱) رَجب کی پہلی رات (۲) پندرہ شعبان (۳) جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی رات (۴) عیدُ الفطر کی رات (۵) عیدُ الاضحیٰ کی رات' (الجامع صغیر ص ۲۴۱ رقم الحدیث ۳۹۵۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدنا خالد بن مَعْدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، 'سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنت فرمائے گا۔(۱) رجب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اس کے دِن میں روزہ رکھے (۲،۳) عیدَین (یعنی عیدُ الفطر اور عیدالاضحیٰ) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دِن میں روزہ نہ رکھے (عیدین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے) (۴) شعبان کی پندرھویں رات کہ اس میں عبادت کرے اور دِن میں روزہ رکھے (۵) اور شبِ عاشوراء (یعنی محرم الحرام کی دَسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دِن میں روزہ رکھے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفّارہ

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ بے چین دِلوں کے چین، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، 'رَجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔' (الجامع الصغیر رقم الحدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رَحمتیں لوٹ لو

حضرتِ سیِّدنا عثمان بن مَطر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، غیبوں پر خبردار، باذنِ پروردگار عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، 'رَجب بہت عظمت والا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ اس ماہ میں نیکیاں دُگنی کر دیتا ہے، جس نے رجب کا ایک روزہ رکھا گویا اس نے ایک سال کے روزے رکھے اور جس نے سات روزے رکھے تو دوزخ کے ساتوں دروازے اُس پر بند کر دیئے جائیں گے اور اگر کسی نے آٹھ روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جو دس روزے رکھ لے تو اللہ عزّوجل سے جو چیز مانگے وہ اُسے عطا کرے گا اور جو پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا کرتا ہے، 'تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اب اپنے اعمال دوبارہ شروع کر اور جو اس سے بھی زائد روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر مزید کرم فرمائے گا اور ماہِ رجب ہی میں اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کَشتی میں سُوار کروایا تو نوح علیہ السلام نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔' (طبرانی کبیر ج ۶ ص ۶۹ رقم الحدیث ۵۵۳۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک روزے کی فضیلت

مُحقّق علی الاطلاق حضرتِ شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ماہِ رجب حُرمت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اس مہینے کے دِن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو روزہ اور وہ دِن (روزہ والا) اس بندے کے لئے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، یا اللہ عزوجل! اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ کہتے ہیں، اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔ (ما ثَبَت بِالسُّنۃ، ص ۳۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صِرف بھوک پیاس نہیں، تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

۲۷ ویں کا روزہ دو برس کے گناہوں کا کفّارہ

امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملّت، پروانہ شمعِ رسالت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ فوائدِ ہناد میں حضرتِ سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'ستائیس رجب کو مجھے نُبُوَّت عطا ہوئی جو اِس دِن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دُعا کرے دَس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو' (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۸ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

ساٹھ مہینوں کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینوں (پانچ سال) کے روزوں کا ثواب لکھے گا اور یہ وہ دن ہے جس میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔ (تنزیہ الشریعہ، ج۲ ص ۱۶۱ مطبوعہ مکتبۃ القاھرہ مصر)

سو سال کے روزے کا ثواب

حضرتِ سیّدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب دانائے غُیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے، 'رَجب میں ایک دِن اور رات ہے جو اُس دن کے روزے رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے، اسی دن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے مَبعُوث فرمایا' (شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۷۴ رقم الحدیث ۳۸۱۱)

حاجت روائی کے فضیلت

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، 'جو ماہِ رجب میں کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حدِّ نظر تک وسیع ہوگا۔تم رجب کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا ہزار کرامتوں کے ساتھ اکرام فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۳۴)

دُعا قبول ہونے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مُشکبار ہے، 'رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والوں کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رَکعت (رَ۔کْ۔عَت) پڑھے، ہر رکعت میں سُورۃُ الفاتِحہ اور ایک سورت اور ہر دو رَکعت پر اَلتَّحِیات (اَت۔تَ۔حی۔یات) اور آخر میں سلام پھیرنے کے بعد سو بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر ، سو بار اِستِغفار، اور سو بار دُرودِ پاک پڑھے اور اپنی دُنیا وآخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے گا سوائے اس دُعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴ رقم الحدیث ۳۸۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّ وجلّ! کے نزدیک چار مہینے خصوصیت کے ساتھ حُرمت والے ہیں، چنانچہ سورۃ التّوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

ان عدۃ الشھور عنداللّٰہ اثنا عشر شھرًا فی کتٰب اللّٰہ یوم خلق السّمٰوٰت والارض منھآ اربعۃ حرم ذلک الدّین القیِم فلا تظلِموا فیھن انفسکُم و قاتلوا مشرکینَ کآفّۃ کما یُقاتِلونکمْ کافۃ وَاعلموْا انّ اللّٰہَ مع المُتّقینَ

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دِین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ عزّ وجلّ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبہ، پ ۱۰، آیت ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ بالا میں قمری مہینوں کا ذِکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے اَحکامِ شرع کی بنا بھی قمری مہینوں پر ہے۔ مثلاً رَمضانُ المبارک کے روزے، زکوٰۃ، مَناسکِ حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مثلاً

عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عیدالاضحیٰ، شبِ معراج، شبِ بَرائَت، گیارہویں شریف، اَعْرَاسِ بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ وغیرہ بھی قمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔افسوس! آج کل جہاں مسلمان بے شمار سنتوں سے دُور جاپڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل ناآشنا ہوتا جارہا ہے۔غالِباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سُوال کیا جائے کہ 'بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟' تو شاید بمشکل سومسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے، آیتِ گزشتہ کے تحت حضرتِ سیّدنا صَدْرُالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خزائنُ العرفان میں فرماتے ہیں، (چارحرمت والے مہینوں سے مراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، محرم اور ایک جدا رجب۔عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان میں قتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔اسلام میں ان مہینوں کی حرمت وعظمت اور زیادہ کی گئی۔

ایمان افروز حِکایت

حضرتِ سیّدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص مدّت سے کسی عورت پر عاشق تھا ایک باراس نے اپنی معشوقہ پر قابو پالیا۔لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگالیا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں اس نے اس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا، 'رجب کا'۔یہ شخص حالانکہ کافر تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہوگیا اور زِنا سے باز رہا۔حضرتِ سیّدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ ہمارے فُلاں بندے کی زیارت کو جاؤ، آپ تشریف لے گئے اور اللہ عزّوجلّ کا حکم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا، یہ سنتے ہی اُس کا دِل نورِ اسلام سے جگمگا اُٹھا اور اُس نے فوراً اِسلام قبول کرلیا۔ (انیسُ الواعِظین، ص ۱۷۷ مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے **رجب کی بہاریں**! رَجَبُ المرجب کی تعظیم کرکے ایک کافر کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی تو جو مسلمان ہوکر رَجَبُ المرجب کا احترام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا اِنعام ملے گا، مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب احترام کیا کریں، قرآن پاک میں بھی حُرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پرظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔'نورالعِرفان' میں، فلاتظلموا فیھِنّ انفسَکم ترجمۂ کنزالایمان: 'توان مہینوں میں اپنی جانوں پرظلم نہ کرو' کے تحت ہے۔'یعنی خصوصیت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ کرو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو'

دو سال کا ثواب

حضرتِ سیِّدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شہنشاہِ اَبرار، دوعالم کے مالِک ومختار، باِذنِ پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، **'جس نے ماہ حرام میں تین دن جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اس کے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔'** (مجمع الزوائد ج۳ ص ۴۳۸ رقم الحدیث ۵۱۵۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ماہ حرام سے مُراد یہی چار ماہ: ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، محرم الحرام اور رجب المرجب ہیں، ان چاروں مہینوں میں سے جس ماہ میں بھی ان تینوں دِن کا روزہ رکھ لیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دو سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

نورانی پہاڑ

ایک بار حضرتِ سیِّدنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی، یااللہ عزوجل! اس پہاڑ کو قوّتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یاروح اللہ (علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام)! آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، 'میرے اندر ایک آدَمی رہتا ہے۔' سیِّدنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی، یااللہ عزوجل اس کو مجھ پر ظاہر فرمادے، یکا یک پہاڑ شق ہوگیا اور اس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے ایک بُزُرگ برآمد ہوئے، انہوں نے عرض کیا، 'میں حضرت سیِّدنا موسٰی کلیم اللہ (علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام) کا اُمّتی ہوں میں نے اللہ عزوجل سے دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبی آخرالزّمان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ تک زندہ رکھے تاکہ میں ان کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمّتی بننے کا شرف بھی حاصل کروں۔ الحمدللہ عزوجل میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہوں۔' حضرتِ سیِّدنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کیا، یااللہ عزوجل! کیا روئے زمین پر کوئی بندہ اس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرم ہے؟ ارشاد ہوا، اے عیسٰی علیہ السلام! 'اُمّتِ مُحمّدی میں سے جو ماہِ رجب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زِیادہ مکرَّم ہے۔' (نزھۃُ المجالس، ج ۱ ص ۱۵۵)